REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود ۔

REGD. NO. P/GDP. 3

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳

شمارہ ۴۹

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:-
جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ	۱۰ روپے
ششماہی	۵ روپے
ممالکِ غیر	۲۰ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

The Weekly BADR Qadian

۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۵ فتح ۱۳۵۳ہش ۔ ۵ دسمبر ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ فتح (دسمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۲ نبوت (نومبر) کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۲ فتح۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدُ للہ۔

★ — جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے۔ مناسب حال جلسہ کی تیاریاں شروع ہیں۔ دُعا ہے کہ احباب خیریت سے اس رُوحانی اجتماع میں شریک ہوں اور بعد اختتام جلسہ خیریت سے اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ اور جلسہ کی برکات سے سب کو وافر حصہ لینے کی توفیق ملے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

مومنوں پر پہلے مصائب کا دَور آتا ہے جس میں اُن کے صبر و استقلال کا امتحان لیا جاتا ہے

جب وہ ثابت قدم رہتے ہیں تو مصائب کے دوزخ کو جنّت سے بدل دیا جاتا ہے

"ابتلاء اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کو دکھلا دے کہ جو ہماری طرف آنے والے ہیں وہ کیسے مستقل مزاج اور جفاکش ہوتے ہیں کہ مار پر مار کھاتے ہیں لیکن مُنہ نہیں پھیرتے۔ اور جب وہ ثابت قدم نکل آتے ہیں تو پھر اللہ تعالےٰ اُن سے وہی سُنّت برتتا ہے جو کہ منعم علیہ گروہ سے برتنی چاہیئے۔

خدا تعالےٰ سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنا کوئی نہیں جانتا۔ لیکن اخلاص ضروری ہے۔ کوئی دِل سے اُس کا ہو پھر دیکھے کہ آیا مخلص کی دستگیری اور کفالت اس کی خوبی ہے یا نہیں۔ لیکن جو اُسے آزماتا ہے وہ خود آزمایا جاتا ہے......

بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ خود آزمائے جاویں۔ پیغمبرِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایمان لاوے، اوّل وہ مصائب کے لئے تیار رہے۔ مگر یہ سب کچھ اوائل میں ہوتا ہے۔ اگر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس پر فضل کر دیتا ہے۔ کیونکہ مومن کے لئے دو حالتیں ہیں۔ اوّل تو یہ کہ ایمان لاتا ہے تو مصائب کا ایک دوزخ اُس کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ جس میں اُسے کچھ عرصہ رہنا پڑتا ہے۔ اور اس کے صبر اور استقلال کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اس میں ثابت قدمی دکھاتا ہے تو دوسری حالت یہ ہے کہ اس دوزخ کو جنّت سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے کہ بخاری میں حدیث ہے کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالیٰ سے یہاں تک قرب حاصل کرتا ہے کہ وہ اس کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سُنتا ہے۔ اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَاٰذَنْتُہٗ لِلْحَرْبِ یعنی کہ جو شخص میرے ولی کی عداوت کرتا ہے وہ جنگ کے لئے تیار ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷)

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا تراسی واں ۸۳
جلسہ سالانہ
بتاریخ ۱۳۔۱۴۔۱۵ دسمبر ۷۴ء منعقد ہوگا۔ احباب کثرت سے تشریف لائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

خُلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۵ نومبر ۱۹۷۴ء

ربوہ ۱۶ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل ۱۵ نبوت (نومبر) کو مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الاعراف کی آیات ۵۶، ۵۷ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اعتداء سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ اعتداء (یعنی اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود اور قائم کردہ حقوق سے تجاوز کرنا) ایک ایسی بُرائی ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے پیار اور رحمت سے محروم کر دیتی ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں ظلم اور فساد کا دروازہ کھُلتا اور امن برباد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے جس قوم میں ایسے لوگوں کی اکثریت ہو جو معتدین میں شمار ہونے والے ہوں تو وہ قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ اعتداء ایک ایسا مرض ہے کہ جس سے انسان خود اپنی عقل کے بل پر نہیں بچ سکتا۔ اس کا علاج اِن آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ مومنوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے چُپکے چُپکے اور گڑ گڑا کر دعائیں مانگتے رہیں۔ کہ وہ اُنہیں حد سے گزرنے والوں میں شامل ہونے سے بچائے تا کہ وہ کبھی اور کسی حال میں بھی اس کی رحمت اور اس کے پیار سے محروم نہ ہوں۔

حضور نے یہ خطبہ بھی اُسی سلسلۂ مضامین کے تعلق میں دیا جن کا موضوع یہ ہے کہ کسی واقعہ پر احمدیوں کا (جنہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت دی گئی ہے اور جو اُس کی رضا اور پیار کو ہر بات میں مقدم رکھتے ہیں)

(آگے دیکھئے ص۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے دھرما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۵ فتح ۱۳۵۳ ہش

رسالہ "شبستان" میں شائع شدہ

مولانا فارقلیط صاحب کا مضمون اور علماء و دانشوروں کی لغزشیں

(۲)

گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں ہم علماء اور دانشوروں کی لغزشوں کا جائزہ لیتے ہوئے بادلائل بیان کر چکے ہیں کہ علماء زمانہ نے پہلے تو یہ غلطی کی کہ مسیح کی آمدِ ثانی کو حقیقت پر محمول کیا۔ نتیجۃً انہیں "حیاتِ مسیح" کا سراسر مسیحی نظریہ اپنانا پڑا —— پھر لگے اس کی آمدِ ثانی کا انتظار کرنے کہ مسیح ناصری ہی اصالتاً آئیں گے۔ اور امت محمدیہ کے بگاڑ کی اصلاح کریں گے۔ اس صورت میں اگر حضرت مسیح ناصریؑ آتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بابِ نبوت کھلتا ہے اور اگر ختمِ نبوت پر اصرار کرتے ہیں تو آمدِ مسیح کا مسلّمہ عقیدہ ہاتھ سے جاتا ہے۔ پس جیسا کہ مولانا فارقلیط صاحب نے اپنے مضمون میں ایسی زبردست گرفت کی ہے اس کا علماء کے پاس کوئی جواب نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ مولانا نے علماء کو ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے کہ اب اُن کے لئے نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن والا معاملہ بن گیا ہے۔

علماء کو اس مشکل سے چھڑانے کے لئے جو حل مولانا صاحب نے ہی اپنے مضمون میں دانشوروں کی ترجمانی کرتے ہوئے نکالا ہے وہ علماء کی مذکورۃ الصدر دونوں غلطیوں اور خطرناک لغزشوں سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ ہمارا اشارہ ان حضرات کی اس تجویز کی طرف ہے جو

—— مسیح کی آمدِ ثانی پر مشتمل جملہ احادیث کو ناقابلِ اعتماد قرار دینے سے متعلق ہے ——

دانشوروں نے اپنی بات کو وزن دار بنانے کے لئے بطورِ صغریٰ ایسی احادیث کو بلا دلیل پہلے اسرائیلیات قرار دیا۔ اور اسی قیاس کا کبریٰ تو پہلے ہی مسلّم رہا ہے، یعنی اسرائیلیات کا ناقابلِ اعتماد ہونا۔ پس قیاس کے بدیہی الانتاج ہونے میں کوئی مشکل نہ رہی ——

غور فرمائیے، علماء اور دانشوروں کے وضع کردہ قضیہ صغریٰ (آمدِ مسیح کی جملہ احادیث اسرائیلیات ہیں) کی غلطی نے کس قدر خطرناک نتائج تک انہیں پہنچا دیا۔ اور وہ یہ کہ ان لوگوں نے بلا دلیل احادیث کے اس تمام قیمتی روحانی ذخیرہ کو بیک جنبشِ قلم ناقابلِ اعتماد قرار دے دیا۔ اور امتِ محمدیہ کو دانستہ طور پر بہت بڑی محرومی کا وارث بنا دیا۔ درانحالیکہ ہمارے اسلاف نے سالہا سال کی بڑی کاوش اور عرق ریزی سے اس خزانہ کو جمع کیا اور ہم تک پہنچانے کا احسان فرمایا —— اگر دانشوروں کو ان میں سے بعض روایات وضعی نظر آتی ہیں تو اصل کو وضع سے ممتاز کرنے والے اُصول اور وجود بھی تو ہیں۔ کیا اُن کی طرف رجوع ممکن نہیں؟ کیا سونے کو اسی لئے پھینک دیا جائے کہ سونے کے ساتھ ملمع کا بھی چلن ہے۔ یا سونے میں ملاوٹ ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ محض اس اندیشہ کی بناء پر دُنیا کا کوئی بھی دانشمند سرے سے سونے کو پھینک دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ وہ ہر اُس ڈلے یا زیور کو جسے سونا کہہ کر پیش کیا گیا ہے اس فن کے ماہر جوہریوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور ان معیاروں پر پرکھنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو سونے کو کھرا یا کھوٹا معلوم کرنے کے لئے مقرر ہیں۔ اس لئے کیا یہ صورت بہتر نہیں کہ ہم ان روایات کو جلد بازی سے ردّی کی ٹوکری میں پھینکنے سے پہلے پوری ہوشمندی کے ساتھ جانچنے کی کوشش کریں۔ چونکہ اس موضوع پر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتاب "شہادۃ القرآن" میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے اور ہم اپنے قارئینِ کرام کو مشورہ دے چکے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں اس کتاب کی طرف رجوع کریں اس لئے ہم اس اس بات کو اسی جگہ ختم کرتے ہیں۔ جو کوئی مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس کتاب کا مطالعہ کرکے اپنے مقصد کو پا سکتا ہے۔

(۴) —— دانشوروں نے آمدِ مسیح کی احادیث کو درجۂ اعتماد سے گرا ہوا ثابت کرنے کے لئے جو دلیل پیش کی ہے حقیقت یہ ہے کہ اس کے پیش کرنے میں ہی دانشوروں نے خطرناک طور پر لغزش کھائی ہے۔ جیسا کہ مولانا فارقلیط صاحب نے دانشوروں کی نمائندگی کرتے ہوئے لکھا ہے:

"قرآن کے بعد احادیث کا جو سب سے پہلا مجموعہ عہدِ اوّل کے مسلمانوں کے سامنے آیا وہ مؤطا امام مالکؒ کی شکل میں آج بھی موجود ہے .... لیکن اس مجموعہ احادیث میں موعود مسیح اور نزولِ مسیح اور دجّال کے بارے میں ایک بھی حدیث منقول نہیں، حضرت امام مالکؒ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قربِ زمانی حاصل ہے اگر ان کو حضرت مسیح کی آمدِ ثانی کے بارے میں کوئی ایک حدیث بھی نہ مل سکی تو بخاری اور مسلم کو تین سو سال کے بعد وہ حدیثیں کہاں سے مل گئیں، جن میں نہ صرف حدیث "لا نبی بعدی" (میرے بعد کوئی نبی نہیں) کو غلط ثابت کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ کی آمدِ ثانی اور اُن کی نبوت کا ذکر ہے۔ اگر حضرت مسیح کی آمدِ ثانی سے متعلق ایک حدیث بھی مروی ہوتی تو کیا امام مالکؒ رحمۃ اللہ علیہ اسے اپنے مجموعہ میں درج نہ کرتے۔ انہیں تو کوئی ایسی حدیث نہیں پہنچی اور بخاری اور مسلم کو ڈھائی تین سو سال بعد ایسی حدیثوں کا انبار مل گیا۔"

(شبستان اردو ڈائجسٹ ماہ نومبر صفحہ ۱۸)

اس کے جواب میں پہلی بات تو یہ ہے کہ امام مالکؒ کی کتاب مؤطا میں مسیح موعود اور دجّال کے متعلق حدیث موجود ہے۔ یہ بھی علماء اور دانشوروں کی خطرناک لغزش ہے کہ کتاب مؤطا کو بالاستیعاب دیکھے بغیر ہی ایک بات کہہ گئے۔ اور اگر وہ ذرا سی تکلیف فرما کر مؤطا امام مالک مجتبائی کا صفحہ ۳۶۵ کھول کر دیکھتے تو انہیں صفۃ عیسیٰ ابن مریم والدجال کے زیر عنوان وہ مفصل حدیث مل جاتی جس میں آنے والے مسیح کا نہ صرف ذکر ہے بلکہ اس کا حلیہ بھی بیان ہوا ہے۔ نہ معلوم علماء کو ایسی حدیث کے متعلق مؤطا میں ہونے کے بارہ میں سرے سے انکار کرنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ واضح ہو کہ بخاری شریف کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم ..... الخ میں دو مسیحوں کا الگ الگ حلیہ بیان ہوا ہے۔ چنانچہ موعود مسیح کا حلیہ جو مؤطا کی محولہ بالا حدیث میں بیان ہوا ہے انہی الفاظ میں بخاری شریف میں بیان ہوا ہے جس کے ساتھ ہی مسیح دجال کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔ اس واضح ثبوت کے بعد دانشوروں کا یہ کہنا کہ امام مالک کو ایسی ایک بھی حدیث نہ مل سکی صریح طور پر غلط ہے اور اس سے اُن کے دعوے کی بنیاد بھی متزلزل ہو گئی —— !!

دوسرے نمبر پر دانشوروں کی لغزش پر اندرونی شہادت ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ان دانشوروں نے اس بات پر مطلق غور نہیں فرمایا کہ حدیث لا نبی بعدی جس پر اُن کی دلیل کا سارا دارومدار ہے وہ بھی تو مؤطا امام مالکؒ میں نہیں پائی جاتی ہے۔ اگر مؤطا میں یہ حدیث پائی جاتی اور آمدِ مسیح کی احادیث بعد کی مرتب شدہ کتب احادیث بخاری و مسلم میں ہوتیں تو دانشوروں کی بات کسی قدر قابلِ غور بن جاتی۔ لیکن جو صورتِ حال ہے وہ یہ ہے کہ دانشوروں کی پیش کردہ حدیث لا نبی بعدی بھی اسی طرح بخاری و مسلم میں وارد ہوئی ہے جس طرح مسیح کی آمدِ ثانی اور دجّال کی احادیث۔ اس صورت میں دانشوروں کا یہ نتیجہ نکالنا بہت بڑی لغزش ہے کہ امام بخاریؒ و مسلمؒ نے "حدیث لا نبی بعدی کو غلط ثابت کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ کی آمدِ ثانی اور اُن کی نبوت کا ذکر کیا ہے"۔ البتہ دونوں قسم کی احادیث کا پہلو بہ پہلو بخاری اور مسلم میں موجود ہونا خود ہمارے موقف کی تائید کا بیّن ثبوت ہے۔ اور وہ یوں کہ حدیث لا نبیّ بعدی کے وہ معنی ہرگز نہیں جو ہمارے مخالف علماء مراد لیتے ہیں جس کی رُو سے ہر قسم کی نبوّت کا دروازہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند ہے۔ بلکہ اس حدیث میں ہر اُس نبی کے آنے کی نفی کی گئی ہے جو صاحبِ شریعت ہو۔ البتہ غیر تشریعی نبی کی آمد میں مذکورہ حدیث قطعاً حارج نہیں۔ اس لئے کہ آمدِ مسیح کی احادیث اس کی طرف صریح طور پر اشارہ کر رہی ہیں۔

رہا تشریعی اور غیر تشریعی نبوّت کی تخصیص کے مفہوم کا استنباط، سو یہ استنباط بالکل ایسا ہی ہے جیسے بخاری شریف ہی میں وارد ایک اور حدیث لا ھجرۃ بعد الفتح سے علماء ہجرت سے مطلق ہجرت مراد نہیں لیتے بلکہ مدینہ سے مکہ کی مخصوص ہجرت مراد لیتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں مطلق ہجرت کا حکم تو قائم دائم ہے۔ جس مخصوص قسم کی ہجرت کی نفی اس حدیث میں کی گئی ہے وہ ہے فتح مکہ کے بعد مکّہ سے مدینہ کی طرف ہجرت۔ اس حدیث میں مکّہ کا لفظ موجود نہ ہونے کے باوجود مراد یہی لی جاتی ہے کہ ایسی ہجرت جو مکّہ سے مدینہ کی طرف کی جائے۔ وہ ہجرت اب نہیں رہی۔ اس مخصوص قسم کی ہجرت کے سوا ہجرت کا دروازہ قطعاً بند نہیں ہوا ہے۔ بلکہ تا قیامت کھلا ہے۔ پس دانشوروں کا اس حدیث سے ایسا استدلال کرنا بہت بڑی لغزش سے خالی نہیں ہے —— !!

(۵) —— دانشوروں کی پانچویں بہت بڑی لغزش اُن کے تجویز کردہ مسودہ سے متعلق ہے جس کے بارہ میں کہا گیا ہے کہ

"اگر مندرجہ ذیل تحریر پر علماء اہل سنّت اور قادیانیوں نے دستخط کر دئے تو فتنہ انکارِ نبوّت سے دونوں کو نجات مل جائے گی ——"

جیسا کہ ہم ہر ایسے موقعہ پر جماعتِ احمدیہ کا موقف واضح کرتے آئے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت کی ہرگز منکر نہیں، البتہ ختمِ نبوّت کا جو مفہوم غیر احمدی علماء مراد لیتے ہیں وہ غیر قرآنی ہونے کے سبب نامقبول ہے۔ اس لئے کسی بھی ایسی تحریر یا مسودہ پر احمدیوں کی طرف سے دستخط کرنے پر آمادگی کا اظہار قطعاً غیر معقول ہے۔ اور ظاہر ہے کہ عقائد کے معاملہ میں مداہنت کا طریق بھی اختیار کرنا جس طرح غیر اسلامی اور غیر قانونی ہے اسی طرح سنّتِ نبویؐ کے بھی منافی ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے مخالفین نے اسی طرح کی تجویز رکھی تھی۔ مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے برملا طور پر اس بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے:-

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ... پر)

نبوت

سیدنا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے دعوائے نبوت اور اس کی وضاحت!

حضور کے اپنے الفاظ میں !!

سنہ ۱۹۰۱ء کی بات ہے کہ ایک ناواقف احمدی سے امرتسر کے مقام پر کسی معترض نے یہ اعتراض کر دیا کہ "جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے"۔ اس کا جواب اس شخص نے محض انکار کے الفاظ سے دیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں تھا۔ اس پر حضرت اقدس نے ایک مشہور و معروف اشتہار بعنوان "ایک غلطی کا ازالہ[له]" شائع کیا۔ حضرت اقدس نے اس احمدی پر کئے گئے اعتراض اور اس کی طرف سے دیئے گئے ناقص جواب کا ذکر کرتے ہوئے مذکورہ اشتہار کے آغاز ہی میں فرمایا:—

"ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعوے اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں، جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہلِ حق ہونے کے اُن کو ندامت اُٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس کی تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔"

حضور کی اس تحریر کے بعد مسلمانوں کے مشہور عقیدہ کی بناء پر بجا طور پر یہ سوال پیدا ہو سکتا تھا کہ —— خاتم النبیین کے بعد نبی کیسا؟ سو حضرت اقدس نے خود ہی اس سوال کو اُٹھا کر اس کا مدلل جواب دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:—

"سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں، پھر آپؐ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے؟

تو اس کا جواب یہی ہے کہ بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پُرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اُتارتے ہیں۔ اور پھر اس حالت میں اُن کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلۂ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ معصیت ہے اور آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اس عقیدے کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر **ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔** پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدیؐ کی چادر ہے۔ اس لئے اُس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے ....

پس یہ آیت کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احدٍ من رجال الدنیا ولکن ھو ابٌ لرجال الآخرۃ لانہٗ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہ .... لہٰذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔ لیکن عیسیٰ کے اُترنے سے فرق آئے گا۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی کے معنے لغت کی رُو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پا کر غیب کی خبر دینے والا۔ پس جہاں بھی یہ معنے صادق آئیں گے نبی کا لفظ بھی صادق آئے گا۔ اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے۔ کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہو تو پھر غیب مصفّیٰ کی خبر اس کو مل نہیں سکتی۔ اور یہ آیت روکتی ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ اب اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان معنوں کی رُو سے نبی کا انکار کیا جائے تو اس سے لازم آتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یہ اُمت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ کیونکہ جس کے ہاتھ پر اخبارِ غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں گے بالضرورت اُس پر مطابق آیت فلا یظہر علیٰ غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا۔ اسی طرح جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے گا اسی کو ہم رسول کہیں گے۔ فرق درمیان یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جس پر جدید شریعت نازل ہو، یا جس کو بغیر توسط آنجناب اور ایسی فنا فی الرسول کی حالت کے جو آسمان پر اس کا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھا جائے یونہی نبی کا لقب عنایت کیا جائے۔ و من ادّعٰی فقد کفر۔"

اگرچہ اس طویل اور مدلل تشریح و تفصیل سے تمام وہ غلط فہمیاں دُور ہو جاتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود آنحضورؐ کے بعد کس قسم کے نبی کا آنا ممنوع ہے۔ اور کس قسم کے نبی کا آنا جائز اور قرآنی بیان کی رُو سے درست ٹھیرتا ہے۔ مقدس بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی کتب و تحریرات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بعض مواقع پر حضور نے اپنے نبی یا رسول ہونے سے انکار کیا ہے لیکن بعض مقامات پر نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ اس انکار و اقرار کی صحیح صورتِ حال کی وضاحت بھی حضورؑ نے اپنے اسی مشہور اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں فرما دی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضورؑ فرماتے ہیں:—

"اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسولِ مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول کہ

"من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب"

اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحبِ شریعت نہیں ہوں۔

ہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع

له حاشیہ: اشتہار اب بھی نظارت دعوت و تبلیغ قادیان سے طلب کیا جا سکتا ہے۔ جو ۲۰×۳۰/۱۶ سائز کے سولہ صفحات پر مشتمل ہے۔ ——— (بدر)

دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلا واسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا رُوحانی افاضہ میرے شاملِ حال ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؐ اور احمدؐ سے مسمّٰی ہو کر مَیں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر محفوظ رہی۔ کیونکہ مَیں نے انعکاسی اور ظلّی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی شخص اس وحیٔ الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے، تو یہ اس کی حماقت ہے کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مُہر نہیں ٹوٹتی۔“

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

”یہ کیسی عُمدہ بات ہے کہ اس طریق سے نہ تو خاتم النبیین کی پیشگوئی کی مُہر ٹوٹی اور نہ اُمّت کے کُل افراد مفہومِ نبوّت سے جو آیت لَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ کے مطابق محروم رہے۔ مگر حضرت عیسٰیؑ کو دوبارہ اُتارنے سے جن کی نبوّت اسلام سے چھ سو برس پہلے قرار پا چکی ہے، اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ اور آیت خاتم النبیین کی صریح تکذیب لازم آتی ہے۔ اس کے مقابل پر ہم صرف مخالفوں کی گالیاں سُنیں گے، سو گالیاں دیں۔ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔“

”غرض بروزی رنگ کی نبوّت سے ختمِ نبوّت میں فرق نہیں آتا اور نہ مُہر ٹوٹتی ہے۔ لیکن دُوسرے نبی کے آنے سے اسلام کی بیخ کنی ہو جاتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں سخت اہانت ہے کہ عظیم الشّان کام دجّال کُشی کا عیسٰی سے ہوا نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آیتِ کریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ نعوذ باللہ اس سے جھوٹی ٹھہرتی ہے۔

اور اس آیت میں ایک پیشگوئی مخفی ہے اور وہ یہ کہ اب نبوّت پر قیامت تک مُہر لگ گئی ہے۔ اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے کسی میں یہ طاقت نہیں جو کُھلے کُھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علمِ غیب پاوے۔ اور چونکہ وہ بروزِ محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ مَیں ہُوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوّت مجھے عطا کی گئی۔ اور اس نبوّت کے مقابل پر اب تمام دُنیا بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوّت پر مُہر ہے۔ ایک بروزِ محمدی جمیع کمالاتِ محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوّت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ بروزی طور کی نبوّت اور رسالت سے ختمیت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ اور حضرت عیسٰیؑ کے نزول کا خیال جو مستلزم تکذیب آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہے وہ ختمیت کی مہر کو توڑتا ہے اور اس فضول اور خلافِ عقیدہ کا تو قرآن شریف میں نشان نہیں اور کیونکر ہو سکتا کہ وہ آیت ممدوحہ بالا کے صریح برخلاف ہے۔ لیکن ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے ظاہر ہے۔ اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے کہ اس گروہ کا ذکر تو اس میں کیا گیا جو صحابہؓ میں سے ٹھہرائے گئے لیکن اس جگہ اس موردِ بروز کا بتصریح ذکر نہیں کیا یعنی مسیحِ موعود کا۔ جس کے ذریعہ سے وہ لوگ صحابہ ٹھہرے اور صحابہؓ کی طرح زیرِ تربیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے گئے۔ اس ترکِ ذکر سے یہ اشارہ مطلوب ہے کہ موردِ بروز حکم نفیٔ وجود کا رکھتا ہے۔ اس لئے اس کی بروزی نبوّت اور رسالت سے مُہرِ ختمیت نہیں ٹوٹتی۔

پس آیت میں اس کو ایک وجود منفی کی طرح رہنے دیا۔ اور اس کے عوض میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا ہے۔ اور اسی طرح آیت اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا۔ جس کے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئے گا۔ یعنی دینی برکات کے چشمے بہہ نکلیں گے۔ اور بکثرت دُنیا میں سچّے اہلِ اسلام ہو جائیں گے۔ اس آیت میں بھی ظاہری اولاد کی ضرورت کو نظرِ تحقیر سے دیکھا اور بروزی اولاد کی پیشگوئی کی گئی۔ اور گو خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ مَیں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔ اور دونوں خونوں سے حصّہ رکھتا ہوں۔ لیکن مَیں رُوحانیت کی نسبت کو مقدم رکھتا ہوں جو بُروزی نسبت ہے۔

اب اس تمام تحریر سے مطلب میرا یہ ہے کہ جاہل مخالف میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ مجھے ایسا کوئی دعوے نہیں۔ مَیں اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہُوں نہ رسُول ہوں۔ ہاں مَیں اس طور سے نبی اور رسُول ہوں جس طور سے ابھی مَیں نے بیان کیا۔ پس جو شخص میرے پر شرارت سے یہ الزام لگاتا ہے جو دعوے نبوّت اور رسالت کا کرتے ہیں وہ جھُوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے بروزی صُورت نے نبی اور رسُول بنایا ہے۔ اور اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللّٰہ اور رسُول اللّٰہ رکھا مگر بُروزی صُورت میں ــــ میرا نفس درمیان میں نہیں ہے۔ بلکہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمّد اور احمد ہُوا۔ پس نبوّت اور رسالت کسی دُوسرے کے پاس نہیں گئی ــــ محمّدؐ کی چیز محمّدؐ کے پاس ہی رہی۔ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام۔“

(ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء)

میلاپالئم میں دو روزہ کامیاب جلسۂ عام

تامل زبان میں دو کتابوں کی رسم اجرائی

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو

صوبہ تامل ناڈو میں سب سے زیادہ مخالفت ترونلویلی ضلع میں پائی جاتی ہے یہاں سے نکلنے والے تمام مسلم تامل رسالوں میں جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف جھوٹ افتراء اور الزام تراشیوں پر مشتمل مضامین شائع ہوتے ہیں اور مختلف طریقوں سے عوام کو احمدیت کے خلاف بھڑکائے جاتے ہیں۔ چنانچہ میلا پالئم میں جہاں ہماری ایک مستعد اور پرجوش جماعت سرگرم عمل ہے یہاں کی ہر مسجد میں احمدیوں کے خلاف قطع تعلق اور مقاطعہ کرنے اور سلام وکلام بند کرنے کی تحریک کی جاتی رہی ہے۔

اسی مخالفانہ ماحول میں ہر ماہ جماعت کی طرف سے ماہانہ جلسہ عام کا انتظام ہوتا رہا ہے۔ اور خدا کے فضل سے نوجوانوں کی ایک معقول تعداد نے جماعت احمدیہ کے ساتھ برابر تعلق رکھا ہوا ہے۔ اور احمدیت کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کے لئے آمادہ ہے۔

جلسہ عام

اسی ضمن میں مورخہ ۹، ۱۰ر نومبر بروز ہفتہ اور اتوار کو بعد نماز مغرب تا ۱۰ بجے شب یہاں کی ایک مشہور جلسہ گاہ جناح پارک میں دو روزہ جلسۂ عام منعقد کرنے کا انتظام کیا گیا۔ بڑے بڑے وال پوسٹروں کے علاوہ ہزاروں نوٹس سارے شہر اور مضافات میں تقسیم کئے گئے۔ مقامی اخباروں میں بھی اعلان کیا گیا تھا۔

اس جلسہ میں شرکت کے لئے مدراس سے خاکسار کو اور کیرالہ سے محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب انچارج مبلغ کیرلہ کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ مورخہ ۸ر نومبر کی شام کو مکرم مولوی صاحب کیرلہ سے تشریف لائے۔ اسی دن صبح مدراس سے خاکسار یہاں پہنچا۔ خاکسار کے ہمراہ مکرم ڈاکٹر میران شاہ صاحب اور تین طالب علم عزیزان بشارت احمد۔ ناصر احمد اور رفیق احمد تھے۔

جونہی عوام میں جلسہ کے بارے میں اطلاع پہنچی مخالفوں نے اس جلسہ کو روکنے کے لئے حتی الوسع کوشش کی لیکن ناکام ہوئے۔ بالآخر انہوں نے مقامی جامع مسجد میں جمع ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ اس جلسہ میں کوئی شرکت نہ کرے اور احمدیوں کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھے جو بھی اس فیصلہ کی خلاف ورزی کرے گا۔ اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے گا۔ جو احمدیوں سے کیا جا رہا ہے۔ اور اس کا بھی مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا۔ بعض غنڈہ قسم کے لوگوں نے جلسہ میں پتھراؤ کرنے اور خلل ڈالنے کا بھی منصوبہ بنایا تھا۔

اسی ماحول میں جلسہ کا انتظام بھی کیا گیا۔ لاؤڈ اسپیکر اور کئی ٹیوب لائٹس فٹ کئے گئے۔ لیکن عین موقعہ پر جس جگہ سے ہمیں بجلی (کرنٹ) دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ انکار کر دیا۔ بہت کوششوں کے باوجود کہیں سے بھی ہمیں بجلی کا کنکشن نہیں ملا۔ اس طرح مخالفین ہمارے پروگرام کو ناکام کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اس میں بھی انہیں ناکامی ہوئی۔ فوری طور پر جنریٹر منگوایا گیا۔ اور وقت مقررہ پر جلسہ شروع ہوا۔ دونوں جلسوں کی صدارت مکرم ڈاکٹر میران شاہ صاحب نے کی۔ جونہی جلسہ کا آغاز ہوا۔ باوجود مساجد میں منع کرنے اور مقاطعہ کی دھمکی دینے کے معقول تعداد میں سامعین آہستہ آہستہ آکر جلسہ گاہ میں بیٹھ گئے۔ اور جلسہ کے اختتام تک تمام تقاریر نہایت توجہ اور انہماک سے سنتے رہے۔ اس طرح مخالفوں کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ کا نظارہ دیکھنے میں آیا۔

خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزم رفیق احمد نے حضرت رسول کریم صلعم کی مدح میں بہت ہی اچھی خوش الحانی سے تامل زبان میں نعت سنائی۔

مکرم حسن ابوبکر صاحب بی۔ایس۔سی بی۔ایڈ کی تعارفی تقریر اور صدر صاحب کی ابتدائی تقریر کے بعد عزیزان بشارت احمد اور ناصر احمد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۲۱۰۶۰۷۴ کا تامل ترجمہ سنایا۔ یہ ساری تقریر دونوں عزیزوں نے ازبر کی ہوئی تھی۔ اس تقریر کے دونوں حصے نہایت اچھے پیرائے میں دونوں نے سنائے۔

کتابوں کی رسم اجرائی

جماعت احمدیہ میلا پالئم نے تامل زبان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات اور آپکی تعلیمات اور اسی طرح آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے عنوانوں پر دو کتابیں شائع کی تھیں اور اس جلسہ میں دونوں کتابوں کی رسم اجرائی کی گئی۔

پہلی کتاب کی رسم اجرائی کرنے سے قبل خاکسار نے جماعت احمدیہ کے مؤقف اسکی سرگرمیاں۔ رابطہ عالم اسلام کا ریزولیشن پاکستان میں کئے جانے والے غیر اسلامی مظالم اور جماعت احمدیہ کے شاندار مستقبل کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں وغیرہ امور پر روشنی ڈالی

اس کے بعد دوسری کتاب کی رسم اجرائی کرنے سے قبل محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب نے ختم نبوت کی حقیقت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور آپ کے مقام ختم نبوت کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کی آمد کے ذریعہ حضرت رسول کریم صلعم کا مقام ختم نبوت دنیا کے سامنے بہترین رنگ میں روشن ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے: ؎

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

مکرم صدر صاحب کی مختصر تقریر کے بعد ٹھیک دس بجے پہلے دن کا اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن بھی وقت مقررہ پر اسی جگہ جلسہ ہوا۔

تلاوت قرآن مجید۔ نظم۔ اور دونوں عزیزوں کی تقاریر کے بعد مکرم شیخ علی صاحب کوٹار نے توحید کے موضوع پر مختصر تقریر کی۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب نے احمدی اور غیر احمدی کے درمیان اختلاف عقائد پر روشنی ڈالتے ہوئے وفات وحیات مسیح علیہ السلام جہاد کی حقیقت ناسخ ومنسوخ اور دیگر امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس دوران سامعین میں سے کسی نے بعض سوالوں پر مشتمل ایک رقعہ سٹیج پر پہنچایا۔ اس میں حضرت امام مہدی کی آمد کے دلائل، اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے ذریعہ ان علامات کے پورے ہونے کے سلسلہ میں بعض باتیں دریافت کی تھیں خاکسار نے اپنی تقریر میں ان باتوں کا جواب دیتے ہوئے حدیث لا نبی بعدی کی بالوضاحت تشریح کی۔

خاکسار کی تقریر ختم ہوتے ہی ایک اور رقعہ آیا اس کا جواب مکرم مولوی محمد علوی صاحب فاضل مبلغ مقامی نے دیا۔

اس کے بعد ٹھیک دس بجے جلسہ بہت ہی کامیابی اور خیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک

مخالفوں کے منصوبوں کے پیش نظر پولیس کا معقول انتظام تھا۔ تاہم جلسہ کے دوران کسی شریر نے پتھر مارا۔ اور وہ عزیز ناصر کی پیشانی کو لگا۔ اور خون بہنے لگا۔ گویا کہ مخالفین کو بہت بڑی "خدمتِ اسلام" اور "تحفظ ختم نبوت" کر جانے کی تسلی ہو گئی۔ اس جلسہ کی رپورٹ مقامی روزنامہ "دنہ ملر" میں شائع ہوئی ہے

جلسہ کے دونوں روز مشن ہاؤس میں خوب چہل پہل تھی۔ اور کئی متلاشیان حق مختلف مسائل دریافت کرنے آتے رہے اور ان کو تسلی بخش جواب دیا جاتا رہا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہاں کے کامیاب پروگرام کے بعد خاکسار اور مکرم مولانا محمد ابوالوفا صاحب کوٹار روانہ ہوئے وہاں مختلف سماجی کام سرانجام دینے کے بعد مورخہ ۱۳ر نومبر کو مکرم مولوی صاحب کیرلہ کے لئے اور خاکسار مدراس کے لئے روانہ ہوئے۔

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ متلاشیان حق کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور احمدیوں کے اخلاص اور جذبۂ خدمت میں زیادہ برکت عطا فرمائے آمین ؛

درخواست دعا

خاکسارہ میٹرک کا امتحان دے رہی ہے جملہ احباب جماعت سے امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسارہ

جاویدہ اختر بنت مکرم بشیر احمد خاں صاحب لونہ تہ (کشمیر)

حضرت بھائی شیر محمد صاحب صحابی کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ کا تعزیتی ریزولیشن

ریزولیشن ۳۶۶ م ۳۰/۱۱/۷۲ رپورٹ ایڈیشنل صاحب ناظر اعلیٰ کہ حضرت بھائی شیر محمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ۲۴ (نومبر) نومبر کو بعمر تقریباً چھیاسی برس وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپؓ نے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت و بیعت کی سعادت پائی تھی۔ اور غالباً خلافت اولیٰ میں آپؓ مستقل طور پر قادیان ہجرت کر آئے تھے۔ ارتداد ملکانہ کے زمانہ میں آپؓ نے وہاں اپنے خرچ پر ایک سہ ماہی کے لئے خدمتِ دین کی توفیق پائی تھی۔ تقسیم ملک کے بعد بمجبوری حالات پاکستان منتقل ہونے کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر آپؓ نے اپنے اہل و عیال کی معیت پر قادیان کی آبادی اور خدمتِ مقامات مقدسہ کو ترجیح دی۔ جسے آپؓ نے استقلال کے ساتھ بطریق احسن نبھایا۔ آپؓ تہجد گزار، دعا گو، احباب کے خیر خواہ، منکسر المزاج اور زہد و تقویٰ میں ایک نمونہ تھے۔ جملہ مالی تحریکاتِ سلسلہ و تحریک جدید، وقف جدید وغیرہ میں بانشراح صدر شریک ہوتے تھے۔ ایک تہائی کے موصی تھے۔ رفاہِ عامہ کے کاموں میں انفاقِ مال میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ آپؓ کو دو بزرگ صحابہ اور خادمان سلسلہ حضرت شیخ نور احمد صاحبؓ مختار عام اور حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ سے یکے بعد دیگرے شرفِ دامادی حاصل تھا۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ حضرت مرحوم کی اس تعزیتی قرار داد کو ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو درجات رفیعہ سے نوازے اور ان کے اہل و عیال و پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ صدر انجمن احمدیہ نظارت خدمت درویشاں اور مرحوم کے اہل و عیال اور اقارب اور آپؓ کے ہم زلف حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت مقامی و ناظر اعلیٰ قادیان سے تعزیت کرتی ہے۔

جناب سید محی الدین احمد صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ کا تعزیتی ریزولیشن

ریزولیشن ۲۷۰ غ م ۳۰/۱۱/۷۲ رپورٹ ناظر صاحب اعلیٰ کہ جناب سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ رانچی بہار بتاریخ ۲۸ (نومبر) وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ علی گڑھ کے تعلیم یافتہ تھے۔ میدان وکالت میں نہایت ممتاز مقام رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک چوٹی کے سیاسی لیڈر کی قید و بند کے دوران اس کی طرف سے وکالت کے لئے اعلیٰ طبقہ کی طرف سے آپ کی قابلیت اور جرأت مندانہ طریق وکالت کی وجہ سے آپ کا انتخاب ہوا تھا۔ اور اس لیڈر کی طرف سے یورپ سے آمدہ سرکردہ قانونی مشیر نے اس انتخاب کو قابل تحسین قرار دیتے ہوئے اپنی یہ رائے ظاہر کی تھی کہ اب میری عدم موجودگی کسی طرح حارج نہ ہوگی۔ چنانچہ آپ تقریباً ایک سال تک ایک اور صوبہ میں اس مقدمہ کے لئے قیام پذیر رہے۔ وکلاء کا ایک گروہ آپکے زیر سرکردگی مصروف رہتا تھا۔ مقدمہ کی اہمیت کے باعث ہر پیشی کی روئداد اخبارات میں شائع ہوتی تھی عدالتی کارروائی میں شہادت و جرح میں آپ کی طرف سے ذاتی طور پر پیروی ہوتی تھی آپ کی فاضلانہ پیروی کے نتیجہ میں بالآخر حکومت اس لیڈر کے خلاف مقدمہ واپس لے کر گویا کئی سال کی قید و بند کے بعد باعزت بری کرنے پر مجبور ہوئی۔

تقسیم ملک کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے اموال و املاک کا اکثر و بیشتر حصہ کسٹوڈین کی تحویل میں منتقل ہو چکا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دور اندیشانہ اور پر فراست نظر بھارت بھر میں آپ پر پڑی اور حضورؓ نے ہدایت فرمائی کہ اس بارے میں آپ سے استفادہ کیا جائے۔ چنانچہ اس مقدمہ کے لئے آپ کئی بار بغیر فیس لئے بلکہ اکثر اپنے خرچ پر رانچی سے جالندھر تشریف لاتے رہے۔ اور آپ نے ایسی محنت و قابلیت سے ایڈیشنل کسٹوڈین پنجاب کے پاس وکالت کی کہ موصوف نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے وجود کو تسلیم کر لیا۔ اور نتیجۃً فوری طور پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بنکوں میں جمع شدہ خطیر رقم واپس مل سکیں اور صدر انجمن احمدیہ کی جملہ جائیدادوں کی واگذاری اور واپسی کی راہ ہموار ہو گئی اور بالآخر بفضلہ تعالیٰ ان کی واگذاری عمل میں آ گئی۔

اس تاریخی اہم مقدمہ کی پیروی کے علاوہ ہر مشکل مرحلہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان آپ کے قابلِ قدر مشورہ سے مستفیض ہوتی تھی۔ اور آپ ہمیشہ اپنی تمام اہم مصروفیات کو نظر انداز کرتے ہوئے۔ بہ تمام انشراح و بسط سلسلہ احمدیہ کی پوری توجہ اور غور و فکر کے ساتھ بلا معاوضہ قانونی رہنمائی فرماتے تھے۔ احمدی احباب کی قانونی امداد میں بھی آپ کا یہی طریق تھا۔ آپ کی وجیہہ شکل نے آپ کی قوت استدلال میں زیادہ تاثیر پیدا کر دی تھی چنانچہ دہلی میں کسٹوڈین جنرل کے پاس ایک درویش کی جائیداد کی بحالی کے تعلق میں پیش ہوتے اس افسر نے آپ کی دلیل کے وزن کو قبول کرتے ہوئے بحالی کی کارروائی کرنے وعدہ کر لیا اور سامنے انکار کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ لیکن بعد میں اپنے اظہار کردہ موقف سے انحراف کر لیا۔

صدر انجمن احمدیہ کی املاک کی واگذاری کے تعلق میں آپ کی قیادت میں ایک وفد نے جواہر لال جی نہرو وزیر اعظم سے ملاقات کی چالیس منٹ کی اس اہم ملاقات کے اختتام پر آپ نے نہرو جی سے جماعتی موقف سے اتفاق نکلوا لیا، یہ کہہ کر کہ دنیا بھر کے احمدیوں کی نظریں اس ملاقات کے نتیجہ پر لگی ہوئی ہیں۔ انہیں مایوس نہ ہونا پڑے تو نہرو جی نے فوراً کہا کہ نہیں ہرگز نہیں۔ اور یہ ملاقات نتیجہ خیز ثابت ہوئی۔ گذشتہ سال نیتج (دسمبر) میں وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کرنے والے وفد کی قیادت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے آپ کو ترجیح دی تھی۔ لیکن آپ کی علالت شمولیت سے مانع رہی۔

بمقام منارگھاٹ ۱۹۷۰ء میں منعقدہ آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کا افتتاح آپ نے کیا تھا۔ جس کا مفید گہرا اثر پریس اور غیر از جماعت سامعین پر پڑا تھا۔ اور جلد ہی آپ کی افتتاح کی کارروائی اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ ہبلی کے ایک منصف کے خلاف مرکز نے میسور ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کروائی تھی۔ اس نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ اس نہایت اہم مقدمہ کی وکالت کے لئے دسمبر ۱۹۷۲ء میں آپ کا جانا بے حد مفید ثابت ہوا۔ جماعتی موقف وغیرہ آپ سے سماعت کر کے ہائی کورٹ نے منصف مذکور کا فیصلہ مسترد کرتے ہوئے۔ جماعتی موقف کو قبول کر لیا تھا۔

آپ تبلیغی دینی شوق کے علاوہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی اسقدر شدید خواہش رکھتے تھے کہ ... بعض اوقات مرکز سے رانچی میں مبلغ متعین کروا لیتے۔ اور بالعموم اپنے ہاں ٹھہرا کر ان کا ہر طرح خیال کرتے تھے۔ بلکہ اپنے گھر میں مستقل ہدایت دے رکھی تھی کہ مبلغ کے زیر تبلیغ افراد بھی جب گھر پر آئیں۔ تو ہمیشہ ان کی مہمان نوازی بھی اچھی طرح کی جائے اور اس بارے میں خاص اہتمام ہوتا تھا۔ آپ سلسلہ کے فدائی اور اس کے لئے غیور، متوکل علی اللہ، وسیع القلب، انفاق فی سبیل اللہ کے عادی، نہایت باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو ایک خطیر رقم مرکز کے چندہ کے لئے ادا کرنے والے۔ اور قرآن مجید سے محبت کرنے والے اور اس پر غور و فکر کے عادی بزرگ تھے۔ آپ ۱۹۵۴ء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے رکن چلے آ رہے تھے۔ آپ کی قیام گاہ "آشیانہ" مقامی جماعت کے مرکز کا کام دیتی تھی۔ آپ کی اولاد پر بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا سب ہی احمدیت سے وابستہ اور اعلیٰ قابلیت کے مالک ہیں۔ آپ کے جاری کردہ انگریزی پندرہ روزہ "دی سنٹینل" کے فرائض ادارت آپ کے ایک فرزند قابلیت سے سرانجام دیتے ہیں۔ یہ اخبار قومی اور ملی مفاد کا داعی۔ اور اپنے حلقہ میں بااثر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج بلند فرمائے اور آپ کی اولاد کو خدمت دین میں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور تمام اقارب کو صبر جمیل کی بھی۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ آپ کی وفات کو ریکارڈ کرتے ہوئے۔ آپ کی اولاد و اقارب سے تعزیت کی جاتی ہے۔ اور اسکی اطلاع بذریعہ تار خدمت درویشان کو دی جا چکی ہے اس تعزیتی قرار داد کی نقل بھی ان کی اور مرحوم کے اہل و عیال کی خدمت میں بھجوائی جائے۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی مبارک احمد امسال M.B.B.S کے فائنل امتحان میں شریک ہونے والے ہیں۔ انکی اعلیٰ نمبروں میں کامیابی کیلئے نیز وہ بیمار بھی ہیں جسکی وجہ سے کافی پریشان ہیں انکی مکمل شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درویشان کرام و بزرگان عظام کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار منظور احمد خان بکارو بہار

عُلماءِ اور دانشوروں کی لغزشیں

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ (سُورۃ القلم آیت نمبر ۱۰)

"یہ مخالف خواہش رکھتے ہیں کہ تو اپنے دین میں کچھ نرمی کرے تو وہ بھی اپنے طریق میں کچھ نرمی کریں"۔ اس لئے علماء اور دانشوروں کو یہ بات دل سے قطعی طور پر نکال دینی چاہیئے کہ جماعت احمدیہ اس معاملہ میں کسی طرح کی مداہنت کا طریق اختیار کرلے گی ——!!

علاوہ ازیں اس مجوزہ تحریک کے سلسلہ میں یہ بات بھی اچھی طرح ملحوظ خاطر رکھنی چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر کے مطابق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے قطعاً الگ نہیں۔ بلکہ آپ نے جس صراحت کے ساتھ اس مسئلہ کو پیش کیا ہے افسوس کہ ہمارے مخالف یا تو اس بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے یا جان بوجھ کر غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں —— اور عامۃ المسلمین کو مشتعل کرتے ہیں۔

مقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے یوں تو متعدد مقامات پر اپنے دعوائے نبوت کے بارے میں صحیح صورتِ حال بیان فرمائی ہے۔ لیکن آپ کا مشہور و معروف اشتہار موسومہ "ایک غلطی کا ازالہ" تو مخصوص طور پر مخالفین اور ناواقف لوگوں کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ اسلئے حق الامر تک پہنچنے والے تمام سنجیدہ قارئین سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اس اشتہار کا بالضرور مطالعہ کریں۔ (چونکہ اس اشتہار کے متعلقہ اقتباسات کسی قدر لمبے ہیں اس لئے ہم نے اسی پرچہ میں دوسری جگہ علیحدہ عنوان کے تحت اُنہیں نقل کر دیا ہے)

آخر میں ہم دو خاص باتوں کے متعلق کچھ عرض کرنے کے بعد اپنے اس تجزیہ کو ختم کریں گے۔

(۱) —— پہلی بات تو اُس فقرہ سے متعلق ہے جو زیر نظر مضمون میں غالباً علماء کی ترجمانی کرتے ہوئے رسالہ شبستان کے صفحہ ۱۲۰ پر ان الفاظ میں شائع ہوا ہے:——

"بیج بویا علماء نے اور جب وہ تناور درخت ہوگیا تو اس کا پھل کھایا مرزا غلام احمد قادیانی نے ——"

بھائیو! بیج بونے والے یہ علماء کون ہوتے ہیں اور ان کی حیثیت ہی کیا ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ یہ بیج آج سے چودہ سو سال پہلے نبی صادق و مصدوق سید وُلدِ آدم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بویا گیا۔ جن کی زبان حقیقت ترجمان سے نکلی باتیں ایک ایک کر کے سچی ثابت ہوتی رہی ہیں۔ اور ہوتی چلی جائیں گی۔ اور دنیا اس پر گواہ ہے۔ کیا ہوا جو علماء ان سے تجاہل برت رہے ہیں ——!!

بھائیو! کسی قدر تفصیل اوپر گذر چکی اور زیادہ تفصیل کتاب "شہادت القرآن" کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ آمدِ مسیح کی روایات نعوذ باللہ کوئی ہوائی باتیں نہیں بلکہ اپنے ساتھ محیر العقول انقلاباتِ زمانہ کی غیبی خبروں کا ایسا خزانہ رکھتی ہیں۔ جن کا تعلق ارضی و سماوی تغیرات کے ساتھ ہے۔ حتیٰ کہ موجودہ وقت کا گویا پورا پورا نقشہ زبانِ نبوی کے ذریعہ بڑی جامعیت کے ساتھ کھینچ کر رکھ دیا گیا ہے۔ یہ نقشہ امتِ محمدیہ کے روحانی بگاڑ سے لیکر زمانہ حاضرہ کی معاشی معاشرتی۔ تمدنی اور اخلاقی وغیرہ وغیرہ حالتوں میں زبردست تبدیلی آجانے کی غیبی خبروں پر مشتمل ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ قبل از وقوع قیاسی طور پر ایسی تفصیلی خبریں بتا سکے۔ علماء کو کون بتائے کہ آمدِ مسیح کی احادیث کو اسرائیلیات قرار دے دینے کا مطلب کیا ہے؟ صاف لفظوں میں یہی ہوگا نا کہ ان روایات کو "وضع" کرنے والوں کو نعوذ باللہ ایسے زبردست غیبی علوم میں بھی خاص دسترس حاصل تھی کہ سینکڑوں سال پہلے اس زمانہ کا ہو بہو نقشہ کھینچ دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تب تو علماء کو خدائے عالم الغیب کے ساتھ بقول اُن کے ان روایات کے "گھڑنے والوں" کو بھی غیب دانی میں شریک کر لینا چاہیئے۔ اس صورت میں فرمائیے اسلامی توحید کیا ہوئی؟ ہمیں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں کہنے دیجئے ؎

مولوی صاحب کیا یہی توحید ہے ٭ سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے؟

(۲) —— دوسری بات "احمدیوں کی جڑ کاٹنے کی ہے"۔ جس کا ذکر مضمون کے اندر بھی آیا ہے اور اسی کو عنوانِ مضمون بھی بنایا گیا ہے —— سو یاد رکھئے اور علماء سے تبادلۂ خیالات کے وقت اُن تک ہماری بات کھلے رنگ میں پہنچا دیجئے کہ:——

قادیانیوں کی جڑ کا کاٹا جانا ممکن ہی نہیں۔ اس لئے کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ انسان کی کیا مجال کہ اس کو نیست و نابود کر سکے۔ یہ بات ہم آج نہیں کہہ رہے بلکہ مقدس بانی جماعتِ احمدیہ تو آج سے ۸۲ سال پہلے صاف لفظوں میں کہہ چکے ہیں ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر ٭ از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

من در حریم قدس چراغِ صد اقتم ٭ دستش محافظ است ز ہر بادِ صرصرم

(کتاب ازالۂ اوہام حصہ اول مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

جماعتِ احمدیہ کی گزشتہ ۹۰ سالہ تاریخ اس حفاظتِ خداوندی کی کھلی شہادت پیش کر رہی ہے۔ بلکہ اس سے بھی پہلے ۱۸۸۳ء میں آپؑ کو الہام ہوا:——

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

(تذکرہ صفحہ ۱۰۴ بحوالہ براہین احمدیہ حصہ چہارم)

پس جماعت کی موجودہ مخالفت اور علماء کی ریشہ دوانیاں بھی انہیں زور آور حملوں کا ایک حصہ ہیں۔ جن کی خبر آج سے ۹۱ سال پہلے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو خدا کی طرف سے دی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ مخالفت جماعت کے لئے کوئی نئی بات نہیں۔ اسلام کے صدرِ اوّل میں اس سے بھی بڑھ کر مخالفتیں ہو چکی ہیں۔ اور مخالفین نے ایسے ایسے منصوبے بنائے کہ قرآنی الفاظ میں ان کان مکرھم لتزول منہ الجبال کا رنگ رکھتے تھے۔ اور دشمن اس طرح چڑھائیاں کر کے آ رہا ہے کہ قرآنی بیان کے مطابق نقشہ اس طرح کا بن جاتا رہا کہ "واذ جاءوکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر" (احزاب آیت ۱۱) مگر مومنوں کے پائے استقلال میں مطلقاً لغزش نہیں آئی۔ انہوں نے اس بات کو بخوبی سمجھ رکھا تھا کہ وقتی ابتلاء روحانی جماعتوں کو کندن بنانے کے لئے آتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک کہتا ہے:——

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ (العنکبوت: آیت ۳،۴)

اب ہمارا بھی پختہ ایمان اور کامل یقین ہے کہ ان وقتی ابتلاؤں اور سخت تکالیف اور آزمائشوں کے باوجود احمدیت کا مستقبل بڑا تابناک اور روشن ہے۔ اسلام کا موعودہ عالمگیر غلبہ احمدیت کے ذریعہ ہونے والا ہے۔ علماء حضرات اوّل تو اسلام کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہے اور وہ کر بھی نہیں سکتے۔ علماء کا کردار دنیا کے سامنے ہے۔ اس زمانہ کے علماء کی نسبت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ "علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود۔" (مشکوٰۃ) اس لئے وہ عام پبلک میں اپنی قدر کھو چکے ہیں۔ ان کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود امت کی حالت دن بدن بگڑتی جا رہی ہے۔ دُنیا بخوبی جان چکی ہے کہ یہ روگ ان کے بس کا نہیں۔ اور نہ ہی علماء اس گاڑی کے بیل قرار دیئے جا سکتے ہیں —— اس لئے جس قدر جلد ہو سکے علماء کو اپنی غلطی کا احساس کر لینا چاہیئے کہ اسی میں ان کی عاقبت کی درستی ہے۔

ونعم ما قال المسیح الموعودؑ ؎

اے دوستو پیارو عُقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زادِ راہ لے لو کچھ کام میں گذارو

خدا کرے کہ علماء کو سمجھ آجائے —— آمین ٭

درخواستِ دُعا: میرے بڑے بھائی مکرم محمد عظمت اللہ صاحب کچھ عرصہ سے کھانسی۔ بخار اور چکر وغیرہ سے بیمار ہیں۔ جملہ احبابِ جماعت سے اُن کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد معین الدین احمدی کرنول (آندھرا)

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY MADRAS-600004.
PHONE NO: 76360.

حضرت بھائی شیر محمد صاحب رضی اللہ عنہ اور مکرم سید محی الدین احمد صاحب کی وفات پر

انجمن احمدیہ تحریک جدید کے تعزیتی ریزولیشنز

(۱)

ریزولیوشن $\frac{16}{30-11-74}$ رپورٹ محترم ایڈیشنل وکیل الاعلیٰ صاحب کہ ایک صحابی اور قابلِ قدر دعاگو اور احباب کے ساتھ گہری ہمدردی رکھنے والے اور فیاضی سے انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے اور رفاہِ عامہ پر روپیہ صرف کرنے والے اور احباب کے لئے ایک نیک نمونہ حضرت بھائی شیر محمد صاحب ۲۴ رنبوت (نومبر) کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ دفترِ اول تحریک جدید کے مجاہد تھے۔ ۱۹۴۸ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر آپ نے اپنے اہل وعیال کے پاس قیام پر قیامِ قادیان کے دینی کام کو ترجیح دی۔ اور قادیان آگئے۔ آپ کی وفات بطور صحابی جن کی تعداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر چھیاسٹھ برس گزرنے کی وجہ سے نہایت قلیل ہے، زیادہ صدمہ کا باعث ہے۔ اور احباب قادیان کو ایک نیک اور غم خوار بزرگ درویش کی وفات کا بھی خلاء درپیش ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ

آپ کی وفات ریکارڈ کی جاتی ہے۔ جس کی نقول نظارتِ خدمتِ درویشان اور مرحوم کے اہل وعیال کو بھجوائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور مرحوم کو اپنے قرب سے نوازے آمین۔

(۲)

ریزولیشن $\frac{15}{30-11-74}$ رپورٹ محترم وکیل الاعلیٰ صاحب کہ محترم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی (بہار) کے ۲۸ رنبوت (نومبر) کو وفات پا جانے کی اطلاع ملی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اس ملک کے چوٹی کے ماہرینِ قانون میں شمار ہوتے تھے۔ اور آپ کی قانونی خدمات اور مشوروں سے ہر موقعہ پر اور بلا معاوضہ اور خاص توجہ سے مرکز کو فائدہ حاصل ہوا۔ آپ اسلام کے لئے غیور۔ جری۔ فیاض طبع۔ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے، اولاد کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دینے والے اور تبلیغ کا شغف رکھنے والے بزرگ تھے۔ ۱۳۴۷ ہش (۱۹۵۸ء) سے آپ انجمن تحریک جدید کے رکن تھے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ

آپ کی وفات ریکارڈ کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو درجاتِ رفیعہ سے نوازے اور آپ کے اہل وعیال اور اعزہ کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

اس تعزیتی قرارداد کی نقول نظارت خدمت درویشان اور مرحوم کے اہل وعیال کو بھجوائی جائیں۔

درخواستِ دعا

مکرم شیخ ... صاحب پرسٹن انگلینڈ ہمارے مخلص بھائی اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ شیخ صاحب دل کے مریض ہیں۔ نیز مکرم محمد عاشق حسین صاحب بھاگلپور کے بڑے بیٹے مکرم خورشید عالم ... ہسپتال میں ایک بڑا آپریشن ہوا ہے۔ خدا کے فضل سے آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ ... جماعت کی خدمت میں ہر سہ مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تندرستی اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ نیز محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ علیل چلے آرہے ہیں۔ ان کی صحت و تندرستی اور درازی عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد قادیان

جلسہ سالانہ کا خاص تحفہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے تینوں خلفاء کرام کے فوٹوز خاکسار کے پاس قابلِ فروخت ہیں قیمت فی سیٹ پانچ روپے (علاوہ محصول ڈاک)۔ ضرورت مند احباب کے لئے بہترین موقعہ ہے۔

اعوان بک ڈپو قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

سیکرٹریان ... جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے متعلق ۲۰ ردسمبر سے پہلے پہلے ہندوستان کی احمدیہ جماعتوں کے وعدوں اور وصولی وغیرہ کے متعلق رپورٹ طلب فرمائی ہے۔ مہربانی فرما کر فوری طور پر جماعت میں یہ اعلان فرما دیں

۱۔ موجودہ ابتلاء اور فتنہ کے پیشِ نظر جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جس نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ نہ کیا ہو۔

۲۔ دوست اپنے وعدوں کو حتی الامکان بڑھائیں۔

۳۔ جو دوست فوری طور پر زیادہ سے زیادہ رقم اپنے وعدہ کی ادا کر سکتے ہوں ادا کر کے اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں لیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب قائد علاقہ صوبہ کشمیر کو ترقی دی ہے۔ آپ کو حکومت نے سرجن سپیشلسٹ کے عہدہ کے لئے چنا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اظہارِ تشکر کے طور پر مبلغ پچیس ۲۵ روپے ادا کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی موجودہ ترقی مزید ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازتا چلا جائے آمین۔

خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ احمدیہ سری نگر (کشمیر)

اعلانِ نکاح وتقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۲۴ رنومبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار تین بجے سہ پہر خاکسار نے مشاہدہ مریم صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد الیاس صاحب ساکن بریلی کے نکاح کا اعلان مکرم طاہر احمد خان صاحب ولد مکرم داروغہ عنایت حسن خان صاحب مرحوم ساکن پیلی بھیت کے ساتھ بعوض دو ہزار روپے حق مہر پر مکرم قریشی محمد الیاس صاحب کے مکان واقع بھاٹاں گلی، بریلی (یو۔پی) میں کیا۔ اسی دن شام کو رخصتانہ عمل میں آیا۔ اور برات پیلی بھیت روانہ ہوگئی۔ اگلے دن مورخہ ۲۵ رنومبر ۷۴ء کو مکرم طاہر احمد خان صاحب نے پیلی بھیت میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ نکاح اور دعوتِ ولیمہ کے موقعہ پر احمدی رشتہ داروں کے علاوہ متعدد غیر احمدی اور غیر مسلم معززین بھی مدعو تھے۔ اس سادی تقریب شادی کا ان پر اچھا اثر ہوا۔ احبابِ جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجبِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم قریشی محمد الیاس صاحب اور مکرم طاہر احمد خان صاحب نے دس دس روپے اعانتِ بدر میں اور دس دس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں فجزاہما اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد

مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

خلاصہ خطبہ جمعہ۔ بقیہ صفحہ اوّل

ردِ عمل کیا ہونا چاہیئے۔ حضور اس سلسلہ مضامین کے خطبات میں اس امر پر روشنی ڈال رہے ہیں کہ احمدی نواہی کے (یعنی جن باتوں سے خدا نے منع کیا ہے) مرتکب نہیں ہو سکتے۔ اور اوامر کو (یعنی جن باتوں کے کرنے کا خدا نے حکم دیا ہے) بدل وجان بجالاتے ہیں۔ تاکہ انہیں خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کا پیار حاصل رہے۔ اس طرح آج کے خطبہ میں حضور نے واضح فرمایا کہ احمدی اعتداء (اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے گزرنے) کے ہرگز مرتکب نہیں ہو سکتے۔

کے تاکیدی ہوتی تھیں، معقول تعداد بلکہ